151643 - دس برس سے بچے پیدا نہیں کرنے دیے کیا اولاد پیدا کرنے کے لیے کوئی حیلا کرنا جائز ہے ؟

سوال

ہماری شادی کو دس برس ہو چکے ہیں، میرا خاوند اولاد نہیں پیدا کرنا چاہتا، ابتدا میں تو یہ کہتا تھا کہ ہم ذرا حالات بہتر کر لیں تو پھر پیدا کریں گے، اور اب یہ کہتا ہے کہ ہمیں کیا علم کہ یہ اولاد بری ہو چاہیے ہم ان کی تربیت بھی اچھی کریں لیکن پھر بھی ہمارے لیے مشکلات پیدا کرنے کا باعث بنیں، اس طرح کی اور کئی غلط قسم کی باتیں کرتا ہے.
میرا یہ سوال ہے کہ کیا اسے یہ دلیل دے کر مجھے اولاد سے محروم رکھنے کا حق حاصل ہے، حالانکہ میں نے شادی کی ابتدا میں ہی اسے کہا تھا کہ میں ماں بننا چاہتی ہوں، اور ایک گھریلو عورت بن کر رہنا چاہتی ہوں!!
میرا خیال ہے کہ اسے میری اولاد کی تربیت کا شوق نہیں ہے، لیکن میں یہ پسند کرتی ہوں، وہ میری ملازمت کا شوق رکھتا ہے، لیکن میں یہ پسند نہیں کرتی، یہ علم میں رہے کہ وہ نیك و صالح اور اچھا شخص ہے اور میں اس سے محبت کرتی ہوں، برائے مہربانی آپ اسے کیا نصیحت کرتے ہیں ؟
میں اس سے محبت تو بہت کرتی ہوں لیکن اس کی اس سلسلہ میں سوچ تبدیل نہیں کر سکتی، بلکہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں یہ محبت کراہت میں نہ تبدیل ہو جائے کیونکہ اولاد پیدا نہ کرنے میں وہی سبب بن رہا ہے اور اس نے مجھے اولاد سے محروم رکھا ہوا ہے.
بلکہ اب تو اس کے بارہ میں میری طبیعت میں منفی پہلو پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے، اور جو بھی کہتا ہے میں آسانی سے اسے سچ نہیں مانتی، اس لیے برائے مہربانی کوئی نصیحت فرمائیں، اور یہ بتائیں کہ:
کیا مجھے حق حاصل ہے کہ منصوبہ بندی کے لیے وہ جو طریقہ بھی استعمال کرتا ہے میں اسے کسی بھی حیلہ سے ناکام بنا سکتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اولاد پیدا کرنا خاوند اور بیوی دونوں کا مشترکہ حق ہے اور دونوں میں کوئی بھی اس حق کو اپنے لیے مخصوص نہیں کر سکتا.

اس لیے اگر بیوی اولاد پیدا کرنا چاہتی ہو تو خاوند اسے ایسا کرنے سے نہیں روك سکتا، اسی طرح فقہاء کرام کا فیصلہ ہے کہ آزاد عورت کا خاوند اس کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کر سکتا.

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اہل علم کا کہنا ہے کہ:

وہ آزاد عورت کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کر سکتا، یعنی: خاوند اپنی آزاد بیوی کی اجازت کے بغیر بیوی سے عزل نہ کرے؛ کیونکہ بیوی کو بھی اولاد حاصل کرنے کا حق حاصل ہے، اور پھر بیوی کی اجازت کے بغیر عزل کرنے میں بیوی کو عدم استمتاع ہے، کیونکہ بیوی کو لذت اور استمتاع ہی خاوند کے عزل کے بعد حاصل ہوتی ہے.

اس بنا پر بیوی سے عزل کی اجازت نہ لینے میں اس کے حق استمتاع میں نقص پیدا کرنا ہے، اور اسے اولاد حاصل نہ کرنے دینا ہوگا، اس لیے ہم نے شرط لگائی ہے کہ بیوی کی اجازت سے ہی عزل کیا جائے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 190).

اس لیے آپ کے خاوند کو یہ جاننا چاہیے کہ یہ خاوند اور بیوی دونوں کا حق ہے، اور اس کے لیے آپ کی رضامندی کے بغیر کوئی بھی ایسی چیز استعمال کرنی جائز نہیں جو حمل کے لیے مانع ہو.

دوم:

اولاد کی صحیح تربیت نہ کرنے یا پھر اولاد خراب ہونے کے خدشہ سے حمل میں تاخیر کرنا ایك ایسا امر ہے جس میں اللہ سبحانہ و تعالی کے ساتھ سوء ظن پایا جاتا ہے، کیونکہ شریعتا سلامیہ میں تو کثرت اولاد کی ترغیب دلائی گئی ہے.

اور پھر مومن شخص کو اپنے اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہیے کہ اللہ اس کی اولاد کی اصلاح فرمائیگا اور اسے ہدایت سے نوازے گا، اور اگر لوگ اس خدشہ پر اعتماد کرنے لگیں تو پھر اولاد کم ہو اور شریعت اسلامیہ نے جو کثرت اولاد ك ترغیب دلائی ہے وہ پوری نہیں ہوگی.

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایك شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرنے لگا:

مجھے ایك حسب و نسب والی خوبصورت عورت کا رشتہ ملا ہے لیکن وہ بانجھ ہے اولاد پیدا نہیں کر سکتی کیا میں اس سے شادی کر لوں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں.

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص دوبارہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے اسے منع کر دیا، اور پھر وہ تیسری بار آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو، اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت سے امتوں پر فخر کرونگا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (7205) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

مانع حمل دوائی استعمال کرنے میں بیوی کو اپنے خاوند کی اطاعت کرنا لازم نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنے میں بیوی کا حق ضائع ہوتا ہے، بلکہ وہ اس کے لیے کوئی ایسا حیلہ کر سکتی ہے جس کی بنا پر وہ نکاح کے شرعی مقصد کو پا سکے یعنی اولاد پیدا کر سکے.

اور بیوی کے لیے اس طرح کے وسائل سے صریحا انکار کرنے کا بھی حق ہے، اور اگر خاوند اپنے موقف پر قائم رہے اور اصرار کرے تو اپنے آپ سے ضرر دور کرنے کے لیے بیوی طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے.

آپ کے خاوند کو ہماری نصیحت ہے کہ وہ اولاد پیدا کر کے امت میں اضافہ کرے، اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اولاد اللہ سبحانہ و تعالی کی نعمت ہے، اور اس کی قدر وہی جانتا ہے جو اس نعمت سے محروم ہے، اور بیوی کو اولاد کی نعمت سے محروم رکھنا اس کی حق تلفی کرنا اور اس پر ظلم و زیادتی کہلاتا ہے.

ہم آپ کے سامنے اس مسئلہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی ایك بہت ہی قیمتی نصیحت پیش کرتے ہیں:

شیخ سے رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك نوجوان شادی شدہ ہے اور اس کے تین بچے بھی ہیں مختصر یہ کہ وہ نوجوان کہتا ہے:

میں اور بیوی دونوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب اولاد پیدا نہ کی جائے تا کہ ہم اپنی اولاد کی صحیح اسلامی تربیت کر سکیں، برائے مہربانی بتائیں کہ آپ کی نظر میں کیا حل ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

یہ حل صحیح نہیں، یعنی اولاد پیدا کرنے سے رك جانا صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی کے خلاف ہے کیونکہ آپ کا فرمان ہے:

" ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو، اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو، میں تمہارے زیادہ ہونے پر روز قیامت فخر کرونگا "

اور اس لیے بھی کہ انسان کو علم نہیں ہے، ہو سکتا ہے جو بچے اس کے پاس ہیں وہ فوت ہو جائیں اور وہ بغیر اولاد رہ جائے، اور یہ علت بیان کرنا کہ یہ ایسا کیا جا رہا ہے تا کہ ان کی تربیت پر کنٹرول کیا جا سکے، اور ان کے اخراجات کی ادائیگی صحیح طرح کر سکے، یہ فی الواقع ایك کمزور اور بودی سے تعلیل ہے.

کیونکہ اصلاح تو اللہ سبحانہ و تعالی کے ہاتھ میں ہے اور بلاشك تربیت تو صرف ایك سبب ہے، کتنے ہی ایسے انسان ہیں جن کا صرف ایك ہی بچہ ہے لیکن وہ اس کی تربیت کرنے سے ہی عاجز ہے.

لیکن کئی لوگ ایسے بھی ہیں جن کے دس بچے ہیں اور اس نے اپنے بچوں کی تربیت بھی کی اور اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کے ہاتھوں بچوں کی اصلاح فرما دی، جو شخص یہ کہتا ہے کہ اگر بچے زیادہ ہو گئے تو وہ ان پر کنٹرول نہیں کر سکے گا وہ اللہ عزوجل کے ساتھ سوء ظن کر رہا ہے، اور ہو سکتا ہے اسے اس سوء ظن کی سزا بھی بھگتی پڑے.

بلکہ یقین رکھنے والا مومن شخص تو شرعی اسباب اختیار کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالی سے معاونت و توفیق طلب کرتا ہے، اور جب اللہ سبحانہ و تعالی اپنے بندے کا صدق و سچائی اور صدق نیت دیکھتا ہے تو اس کے معاملات کی اصلاح فرما دیتا ہے.

اس لیے میں سوال کرنے والے بھائی سے گزارش کرتا ہوں کہ تم ایسا مت کرو، اور منصوبہ بندی کرتے ہوئے اولاد پیدا کرنا بند مت کرو، اولاد پیدا کرنا بند مت کرو، بلکہ حسب استطاعت جتنی زیادہ اولاد پیدا کر سکتے ہو پیدا کرو، کیونکہ ان کا رزق اور ان کی اصلاح اللہ کے ذمہ ہے.

آپ انکی جتنی زیادہ تربیت کرینگے آپ کو اجر بھی اتنا ہی زیادہ ملےگا، اس لیے اگر آپ کے تین بچے ہیں اور آپ کی ان کی اچھی تربیت کرتے ہیں تو پھر آپ کو صرف تین بچوں کی تربیت کرنے کا اجرثواب حاصل ہوگا.

لیکن اگر آپ کے دس بچے ہوں تو آپ کو دس بچوں کی تربیت کرنے کا اجروثواب حاصل ہوگا، اور پھر آپ کو یہ بھی علم نہیں کہ ہوسکتا ہے اللہ تعالی ان دس میں سے علماء اور مجاہدین بنا دے جو امت مسلمہ کو فائدہ دیں، اور آپ

کے لیے یہ نیکی و احسان کا باعث بنے گی.

اس لیے آپ اولاد زیادہ پیدا کریں، اولاد زیادہ پیدا کریں اللہ سبحانہ و تعالی آپ کے مال و دولت اور روزی میں بھی اضافہ فرمائے گا " انتہی

ماخوذ از:

فتاوی نور علی الدرب

اللہ سبحانہ و تعالی ہمیں اور آپ کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جن سے وہ راضی ہوتا ہے اور جنہیں پسند کرتا ہے.

واللہ اعلم .